

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک نوجوان اسلام کے ارکان خمسہ کی تو اس طرح پابندی کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے یعنی اس نے واجبات و منہیات کو بجا کر رکھا ہے تو اس شخص کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

توبہ کا دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا ہے لہذا ہر کافر اور گناہگار کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خالص توبہ کر لے اور وہ اس طرح کہ ماضی میں جو کفر و معصیت کا ارتکاب ہوا، اس پر ندامت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تعظیم کی وجہ سے اسے فوراً ترک کر دے اور یہ عزم صادق کر لے کہ آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ جب آدمی اس طرح توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ تمام سابقہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ۳۱/۲۴)

”اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔“

نیز فرمایا:

وَأَن تَتُوبَ إِلَى اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوا وَأَمَنَ وَعَمِلْ صَالِحًا ثُمَّ ابْتَغِ إِلَيَّ (طہ ۲۰/۸۲)

”اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے، عمل نیک کرے، پھر سیدھے رستے پہنچے، اس کو میں ضرور بخش دینے والا ہوں۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور توبہ بھی پہلے ک تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔“ مسلمان کے حق میں توبہ کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ ظلم سے اگر کسی کا حق چھینا ہے تو اسے واپس لوٹا لے یا اس سے معاف کروائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اگر کسی نے اپنے بھائی کی کوئی چیز ظلم سے حاصل کی ہو تو اس سے آج ہی معاف کروالے قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں انسان کے پاس کوئی دینا یا درہم نہ ہوگا۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیوں کو اس پر لا دیا جائے گا۔“ (بخاری) اس مضموم کی اور بھی بہت سی آیات و احادیث ہیں۔

[فتاویٰ ابن باز](#)